

## 509169- میری بہن اپنے خاوند سے بست تیگ ہے، تو کیا میں اسے طلاق لینے کا مشورہ دوں؟

سوال

میری بہن کا خاوند بہت ہی گندی زبان والا ہے، بہت زیادہ گالی گلوچ کرتا ہے، بدترین الفاظ میں الزامات لگاتا ہے، مار پیٹ بھی کرتا ہے، ہمیشہ میری بہن کو قتل کی دھمکیاں دیتا ہے، میرے بڑے بھائی کو بھی بلاوجہ تکلیف دے کر ہمیں پریشان کرتا ہے، وہ توفیقی مریض کی طرح مسائل خود سے پیدا کرتا رہتا ہے، واضح رہے کہ میری بہن ہی اس کے سارے اخراجات چلا رہی ہے، گھر کا کرایہ، کھانا، بس سب کچھ میری بہن ہی کرتی ہے، اس کے پانچ بچے ہیں، اور ہمارا بہنوئی کوئی کام نہیں کرتا، نہ ہی کوئی کام کرنا چاہتا ہے حالانکہ اس کی صحت بھی اچھی ہے، تو کیا میں اپنی بہن کو طلاق لینے کا مشورہ دوں، کیونکہ مجھے اپنی بہن اور اس کے بچوں پر بہت ترس آتا ہے کہ کہیں ان کی آئندہ کی زندگی اس شخص کی وجہ سے بر باد نہ ہو جائے، یا طلاق کا مشورہ خاوند اور بیوی کو لڑانے کے زمرے میں آئے گا؟

پسندیدہ جواب

اول:

اگر تصورت حال ایسی ہی ہے جیسی کہ سوال میں ذکر کی گئی ہے تو یہ بلاشبہ نہایت ہی گدی زندگی ہے: کیونکہ مرد کو ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گھر کا سربراہ بنایا ہے کہ وہ خود گھر کے اخراجات کی ذمہ داری لے، اور بچوں کی تربیت کا بندوبست کرے۔ لیکن وہ خود ہی بے روکاری میٹھا رہے: حالانکہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے کہ: (تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ مرد اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے اور اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا، عورت اپنے خاوند کے گھر اور بچوں کی ذمہ دار ہے، اس سے ان سب کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ توجہ کرو! تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی ذمہ داری اور رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔) صحیح بخاری: (2278)

اگر طلاق یا خلع لینے کی وجوہات موجود ہوں تو عورت ان کا مطالبہ کر سکتی ہے، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کی یوں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میں ثابت بن قیس میں دینی یا اخلاقی کوئی کمی نہیں پاتی، لیکن مجھے ذاتی طور پر اسلام میں رہتے ہوئے کفر کا خدشہ ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس کا باغ واپس کر دوگی؟ تو اس خاتون نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (قیس باغ واپس قول کرو، اور ایک طلاق دے دو۔) صحیح بخاری: (4867)

اس صحابیہ کا یہ کہنا کہ: "مجھے ذاتی طور پر اسلام میں رہتے ہوئے کفر کا خدشہ ہے۔" کا مطلب یہ ہے کہ مجھے برالختا ہے کہ میں ایسا کوئی کام کر رہی ہوں جو اسلامی تعلیمات کے منافی ہو کہ میں اپنے خاوند سے بعض رکھوں، یا اس کی نافرمانی کروں یا اپنے خاوند کے حقوق وغیرہ صحیح طرح سے ادا نہ کروں۔

دیکھیں: "فتح الباری" (9/400)

اشیع ابن حبیں رحمہ اللہ خلع طلب کرنے کا سبب بننے والے اسباب بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے اخلاق سے تیگ ہو کہ فوری غصہ ہو جائے، مزاج میں تلخی اور نہایت تیزی ہے، غصہ بہت جلد آتا ہے، معمولی بالتوں پر بھی تنقید کرتا ہے، اور چھوٹی سی بات پر بھی ڈانٹ ڈپٹ شروع ہو جاتی ہے، تو ایسی خاتون خلع طلب کر سکتی ہے۔"

دوم: اگر عورت کو اپنے خاوند میں جسمانی عیب نظر آئے، یا اس کی شکل اچھی نہ ہو، یا اس کے حواس میں کوئی کمی ہو تو عورت خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

سوم: اگر خاوند نماز نہ پڑھتا ہو، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی کرتا ہو، یا رمضان میں بلاعذر روزے نہ رکھے، یا حرام کاموں میں لموٹ ہو، مثلاً: زنا، شراب نوشی، گانے سننا، اور غیر اخلاقی چیزوں دیکھنا وغیرہ تو بیوی خلع کا مطالبہ کر سکتی ہے۔

چہارم: بیوی کے نان و نفقة، بیاس اور بنیادی ضرورت کی چیزوں سے محروم رکھے حالانکہ خاوند پوری کر سکتا ہو، تو بیوی خلع طلب کر سکتی ہے۔

پنجم: بیوی کو مناسب وقت نہ دے، یا تو جسمانی کمزوری کی وجہ سے، یا پھر خاوند کو اپنی اس بیوی میں دلچسپی نہ رہی ہو، یا اسے کسی اور میں دلچسپی ہو، یا رات گزارتے ہوئے عدل نہیں کرتا، تو ان تمام صورتوں میں خلع طلب کر سکتی ہے۔ واللہ اعلم "ختم شد"  
اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (1859) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم:

چونکہ آپ کی بہن کا یہ مسئلہ ہے، اور اسی کو اپنے خاوند کے بارے میں کسی بھی دوسرے شخص سے زیادہ علم ہے، تو وہی یہ فیصلہ صحیح انداز سے کر سکتی ہے کہ بچوں کی غاطر اسی گلی زندگی میں گوارا کرنا ہے؛ کیونکہ باپ کا موجود ہونا، اور اولاد مان اور باپ دونوں کے اٹکھے رہنے سے نفسیاتی، سماجی اور تربیتی طور پر اچھا اثر لیتی ہے، بہت سے حالات میں علیحدگی کی بجائے اٹکھے رہنا بہتر ہوتا ہے۔

اور آپ کی بہن جیسی خواتین کو نصیحت اور ہمنائی کرتے ہوئے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ ہم انہیں اولاد ہونے سے پہلے نصیحت کر رہے ہیں، کیونکہ یہاں قربانی بچوں کی سلامتی کی غاطر ہو گی، چنانچہ بچوں کے سماجی، نفسیاتی اور گھر بیوامان کے لیے صبر اور ایثار لازم ہے۔

ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خاوند کو سعد حاردے، سمجھدار اور خیر خواہ لوگوں کو اس شخص کے ساتھ وقت گزارنے کا کہیں، کیونکہ دل کی دنیا بدلتے دیر نہیں لگتی، ویسے بھی دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتے ہیں؛ آپ کو کتنے ہی لوگ ایسے نظر آئیں گے جو مخفف ہونے کے بعد راہ راست پر آگئے۔

اور اگر سرمالی خاندان میں سے کوئی اچھا اور بھلا شخص ہو جس کی بات مانی جاتی ہو، اور آپ کا ہنوفی اس کا احترام بھی کرتا ہو تو اس معاملے میں اس شخص کی مدد بھی لی جا سکتی ہے کہ اگر ایسے شخص کے شامل ہونے سے بہتری کی امید ہو تو اسے شامل کیا جائے۔

تو ہمیں یہ سمجھ آتی ہے کہ جب تک آپ کی بہن صبر کیے ہوئے ہے، جو کہ ان کے سمجھدار ہونے کی علامت ہے، اور بالغ نظری کی دلیل ہے، اس لیے مناسب یہ ہے کہ کوئی بھی جداںی کے حوالے سے اس سے بات نہ کرے؛ کیونکہ ممکن ہے کہ جداںی کے بعد ہونے والا نقصان خاوند میں پائی جانے والی خرابیوں سے بھی زیادہ ہو۔

اور اگر آپ کی بہن کو اپنی جان، یادینداری یا بچوں کے بارے میں خدشات ہوں تو پھر علیحدگی کا مطالبہ کر سکتی ہے، علیحدگی کا مطالبہ کرنا اس کے لیے منع نہیں ہے، لیکن جداںی کا مشورہ بن کو نہیں دیں گے، یا خاوند کو نہیں کہیں گے؛ کیونکہ اگر بیوی جدا ہونے کا ارادہ رکھتی ہے تو خاوند ہی اسے طلاق دے سکتا ہے۔

واللہ اعلم